Category Y

AL-HAYAT Research Journal

ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759

Volume 3 Issue 1 (October-December 2025)

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع کے کتاب الآیمان میں وارد فقہی اصول وضوابط: تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

Fiqh Principles and Legal Maxims in "Kitab al-Ayman" of al- Bada'iʿ al-Ṣana'iʿ Fi Tartib-i- Shara'i: An Analytical Study

Muhammad Abrar
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtuba University, Peshawar,
m.abrar1623@gmail.com

Dr. Hafiz Sardar Ali
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Qurtuba University, Peshawar,
dr.sardarali@qurtuba.edu.pk

Abstract

This research paper explores the juristic principles (uṣūl wa ḍawābiṭ fiqhiyyah) found in Kitab al-Ayman (Book of Oaths) within Bada'iʿ al-Ṣana'iʿ fī Tartib al-Shara'iʿ, written by the eminent Ḥanafi jurist Imam Abu Bakkar al-Kasani (d. 587 AH). The study highlights al-Kasani's methodological depth in interpreting the concept of Yamin (الیمین) oath, through both textual evidence and rational analysis. It classifies the foundational fiqh principles he used—such as the primacy of intention, the sanctity of Allah's name, and the sequential obligation in expiation (kaffarah)—and evaluates their application in various juristic scenarios. The research concludes that Kitab al-Ayman serves not only as a detailed legal text but also as a rich source of applied fiqh methodology, balancing taʻlil (rational reasoning) and naql (textual transmission) in a unique juristic synthesis.

Keywords: Bada'iʿ al-Ṣana'iʿ, al-Kasani, Kitab al-Ayman, Fiqh Principles, Oaths in Islamic Law, Ḥanafi Jurisprudence

تمہید:

خالق انس وجن نے انسان کی دائمی فلاح وکامیابی کے لئے بطور دین اسلام کا انتخاب فرمایااور دینِ اسلام کو تکمیل کا جامہ پہنا کر اس کو ایک عالمگیر نظامِ حیات کا داعی بنایا۔ آفاقی مذہب ہونے کے ناتے دینِ اسلام میں رشد وہدایت کا تمام تر ساماں موجود ہے۔اسلام بنیادی طور پر دو بنیادی مصادر رکھتاہے۔اول بنیادی مصدر قرآن ہے اور دوم حدیث نبوی ﷺ ہے۔ان دونوں سے مستفاد ایک اور مصدر علمِ فقہ واصولِ فقہ بھی ہے۔جو دینِ اسلام میں ایک قانونی حیثیت رکھتاہے۔اسلام کی عالمگیریت اور ہمہ جہتی کے دعوے پر پورا اترنے کے لئے سب سے بڑا کردار فقہ ہی نے ادا کیا۔ فقہی اصولوں اور اصطلاحات ہی کی بدولت امت کو پیش آمدہ مسائل میں رہنمائی ملی۔قرآن وحدیث جیسے بنیادی مصادر سے اصول نکالنااور پھر انہی اصول کی بناء پر مسائل کی تطبیق کرنا فقہ ہی کی بدولت ممکن ہوا۔ پھر مختلف فقہی مسالک میں سے اللہ تعالیٰ نے فقہ حنفی کو ایک منفرد و ممتاز شان سے نوازا جس نے اپنی خاص طرزِ فکر سے اپنی دورِ تدوین سے لے کر آج تک ہر دور میں امت کی رہنمائی فرماتی آرہی ہے۔اس فقہ حنفی کے مشرب سے وابستہ بہت سے علماء ومشائخ گزرے ہیں جنہوں نے اس میدان میں کارہائے نمایاں اور گراں قدر خدمات انجام دئے ہیں ان میں سے ایک معروف و مشہور شخصیت امام ابو بکر بن مسعود ابن احمد الکاسانیؒ ہے ۔ جنھوں نے اپنے دور میں امت کو پیش آمدہ مسائل کے حل میں کماحقہ کردار ادا کیااور امت کی رہنمائی عمدہ انداز میں کی ۔ فقہِ اسلامی کے ذخیرے میں امام علاءالدین ابو بکر بن مسعود الکاسانیؒ(م:587 ھ) کی تصنیف "بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع"غیر معمولی علمی و تحقیقی اہمیت کی حامل کتاب ہے۔یہ کتاب فقہِ حنفی کی فقہی،اصولی اور تطبیقی گہرائیوں کو بہترین ترتیب و اسلوب میں پیش کرتی ہے۔زیرِ مطالعہ حصہ "کتاب الأیمان"ہے،جس میں امام کاسانیؒ نے" قسم "سے متعلق شرعی احکام،ان کے اصول وضوابط،فروعات اور تعلیلات کو نہایت دقیق انداز میں بیان کیا ہے۔اس مقالے کا مقصد یہ ہے کہ" کتاب الأیمان "میں وارد فقہی اصول و ضوابط کو تحقیقی و تجزیاتی انداز میں واضح کیا جائے۔

نام وجائے پیدائش،کنیت اورالقاب: علامہ کاسانی کی تاریخ پیدائش کے بارے میں متعین طور پر کوئی روایت ہمیں کسی کتاب میں نہیں ملتی لیکن ایک اندازہ کے مطابق ان کی پیدائش 490ھ سے لیکر 500ھ کے درمیان میں ہوئی۔آپؒ کا پورا نام "علاءالدین ابو بکر بن احمد الکاسانی "[1] ہے۔ابو بکر کنیت ہے جبکہ علاؤالدین[2] اور دوسرا ملک العلماء کے لقب سے موسوم ہیں۔الکاسانی کے نام سے

CC BY

شہرت پائی۔ آپ رحمہ اللہ کاسان[3] میں پیدا ہوئے آپ کے نام کے ساتھ کاسانی لکھنے کی وجہ یہی وجہ ہے۔ کاسان ماوراء النہر[4] کا ایک معروف علاقہ تھا۔ جسے آج کے دور میں قاذان کہتے ہیں۔ آپؒ کاسان ہی میں رہے اور حفظِ قرآن سمیت ابتدائی وبنیادی تعلیم یہاں پر حاصل کی۔ بعد ازاں حصول علم کے لیے آپ رحمہ اللہ بخارا[5] چلے گئے۔ وہاں کے مشائخ سے علم حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ حنفی میں بھی خوب دسترس حاصل کی اور فقہ حنفی کے اصول وفروع میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ علامہ کاسانی رحمہ اللہ کے اساتذہ میں سے ایک منفرد شخصیت شیخ علاء الدین سمرقندی رحمہ اللہ[6] بھی ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے ان سے علمِ فقہ پڑھی۔ اور ان کی کتاب "التحفۃ فی الفقہ" اور "شرح التاویلات فی تفسیر القران" پڑھے۔

ازدواجی زندگی:

علامہ کاسانی رحمہ اللہ نے اپنے شیخ علائی لادین سمرقندیؒ کی کتاب "تحفۃ الفقہاء" کی شرح "البدائع" کے نام سے لکھی۔ تو شیخ نے بطور انعام کے اپنی لاڈلی بیٹی فاطمہ[7] کا نکاح آپ سے منعقد کروایا، جو کہ اپنے والد گرامی کی کتاب "تحفۃ الفقہاء" کے مسائل کی حافظہ تھی اور فطین وفقیہ تھی ۔ علامہ کاسانیؒ سے بیٹی کی نکاح کی داد اس وقت کے فقہاء نے اس جملے "شرح تحفته وزوج ابنته" سے دی۔[8]

اساتذہ وتلامذہ:

علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانیؒ کے اساتذہ میں سے مشہور یہ ہیں:

(1) میمون النسفی المکحولی(418ھ تا508ھ)۔[9]

(2) علاؤالدین المنصور محمد بن احمد السمرقندی(م538ھ)"[10]

(3) صدر الاسلام بزدویؒ[11]

جب کہ آپؒ کے قابل ذکر تلامذہ میں ایک شاگرد آپ کا بیٹا محمودؒ اور دوسرا تلمیذ رشید احمد بن محمود غزنویؒ[12] ہیں جو کہ مصنف ہیں مقدمہ غزنویہ کے۔

تصانیف: آپؒ کے مایہ ناز تصانیف میں سے ایک "بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع " ہے جو کہ فقہ حنفی میں اہم مرجع کا مقام حاصل کر چکی ہے۔ ایک اور تصنیف "السلطان المبین فی اصول الدین" ہے۔[13]

مقام وتاریخ وفات: ابو بکر الکاسانی رحمہ اللہ مقامِ حلب میں ماہ رجب کی دسویں تاریخ سن 587 ہجری کو بعد از نمازِ ظہر اس دار فانی سے دار بقا کی طرف انتقال فرماگئے۔

علامہ کاسانیؒ کی کتاب بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع کا تعارف اور منہج واسلوب

ہر صاحب کتاب وفقیہ کا اپنا منہج، طریقہ اور اندازِ بیاں ہوتا ہے جس کی بدولت وہ دیگر مؤلفین وفقہاء سے ممتاز شمار کیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح بحث وتحقیق میں تمام فقہائے کرام کے اپنے مناہج واصول ہوا کرتے ہیں جن میں سے بعض مناہج اور اسلوب عمومی ہوتے ہیں جبکہ بعض مناہج اور اسلوب خصوصی ہوتے ہیں جو اس کو دوسرے کتاب وفقہاء سے ممتاز اور خاص کر دیتے ہیں جس میں مصنف کی خصوصیت وانفرادیت اجاگر ہوتی ہے اور وہی اسلوب اور انداز بیاں مخاطب کے استفادہ کرنے کے لیے مشعلِ راہ اور لائحہ عمل کا تعین کرتا ہے۔

علامہ کاسانی رحمہ اللہ بھی دیگر فقہائے کرام کی طرح اپنی کتاب میں ایک عمومی اسلوب اور انداز رکھتے ہیں، لیکن علامہ کاسانی رحمہ اللہ کا جو خصوصی منہج اور اسلوب ہے جو دیگر فقہائے کرام کی کتابوں میں نہیں ہے وہ یہ ہے کہ آپؒ کی کتاب حسنِ ترتیب، منفرد و دلچسپ اندازِ بیاں، ممتاز فنی ترتیب اور تجزیاتی اسلوب کی یگانگت کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے۔ آپؒ کی یہ تصنیف فقہی مسائل کو مربوط ومرتب انداز میں اور نہایت انضباطی اسلوب میں بیان کرتا ہے۔ پھر آگے اس پر دلائل کا احاطہ کرتے ہیں۔ بحث چاہے جزئی، کلّی یا اصولی ہو۔ اسی طرح بحثِ اتفاقی ہو یا اختلافی، مصنف اس کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کی آراء کو بھی انتہائی عمدگی کے ساتھ جس میں جامعیت اور مانعیت کا پہلو بھی پیش نظر ہوا کرتی ہے، کے ساتھ ذکر فرماتے ہیں۔ غالباً اس لئے احناف کی فقہی کتب میں اس کے پیش کردہ اسلوب بطورِ مثال پیش کی جاتی ہے۔ ذیل میں ہم کاسانیؒ کے منہج واسلوب کا تذکرہ قدرے تفصیل سے کرتے ہیں۔

عمومی منہج:

امام کاسانیؒ کا عمومی منہج دیگر احناف کی طرح ہوتا ہے کہ آپ پہلے مسئلے کو ذکر کرتے ہیں اور پھر اس مسئلے کے لیے فقہی دلائل ذکر کرتے ہیں اور فقہی دلائل کے ذکر کرنے میں پہلے قرآن مجید اور پھر احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں۔ احادیث نبوی ﷺ کا تذکرہ کرنے کے بعد بوقتِ ضرورت اجماع اور قیاس کے درپے ہوتا ہے۔ یہی عمومی منہج دیگر فقہاء احناف کا بھی ہے۔

خصوصی منہج:

خصوصی منصب میں مصنف کے وہ منفرد اصطلاحات اور منفرد اسلوب اور انداز بیان ہوتا ہے جو مصنف کی اس کتاب کو دوسرے کتابوں سے ممتاز کرتی ہے۔ فقہاء سمیت تمام مصنفین کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ اپنے مصنّفات کو کچھ خاص اسلوب اور انداز سے مزین ومنقش کرتے ہیں۔ علامہ کاسانی رحمہ اللہ کی کتاب کی امتیازی شان اُس کا اپنا وہ خاص منہج واسلوب ہے جس کی وجہ سے اس کی کتاب دوسری تمام کتابوں سے ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ کتب فقہ میں اہمیت کا حامل ہونے کی سب سے بڑی وجہ علامہ کاسانی رحمہ اللہ کا اسلوب اور منہج ہے۔ علامہ کاسانی رحمہ اللہ کا خصوصی منہج واسلوب کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

مقدمۃ الکتاب اور علامہ کاسانیؒ کا منہج واسلوب:

علامہ کاسانیؒ اپنے کتابی منہج کو اپنی کتاب کے مقدمے کو کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں:

CC BY

"الغرض الأصلي، والمقصود الكلي من التصنيف في كل فن من فنون العلم هو تيسير سبيل الوصول إلى المطلوب على الطالبين، وتقريبه إلى أفهام المقتبسين، ولا يلتئم هذا المراد إلا بترتيب تقتضيه الصناعة، وتوجبه الحكمة، وهو التصفح عن أقسام المسائل، وفصولها، وتخريجها على قواعدها، وأصولها ليكون أسرع فهما، وأسهل ضبطا، وأيسر حفظا فتكثر الفائدة، وتتوفر العائدة فصرفت العناية إلى ذلك."[14]

گویا علامہ کاسانیؒ کے ذہن میں پہلے سے یہ منہج طے شدہ تھا کہ آپؒ کی کتاب ایک ایسی منہج واسلوب پر محیط ہو جس سے علوم دینیہ کے طالبین کو اپنے مطلوب تک پہنچنے میں آسانی ہو اور اذہان کو اخذ کرنے میں کوئی دقت نہ ہو، صنعت ترتیب سے لبریز ہو، احکام کی توجیہ کو جامع ہو، مسائل کے اقسام وفصول، اور مسائل کے اصول وقواعد کی تخریج سے خالی نہ ہو تاکہ اسرع الفہم، ضبط اور حفظ کرنے میں اسہل، یسر اور آسان ہو۔

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع کا امتیازی منہج واسلوب:

مسائل کا انضباط ہی بدائع الصنائع کا سب سے منفرد منہج واسلوب ہے جو اس کو دیگر فقہاء کے تصانیف سے ممتاز کرتا ہے۔ امام کاسانیؒ اپنی تالیف کی ہر کتاب کی ابتداء میں اُس کتاب میں موجود تمام مسائل کو اختصار کے ساتھ منضبط کرتا ہے اور اُس باب کے تمام تر متعلقہ امور کو مختصراً بیان کر کے قاری کو پہلے سے ایک پٹڑی پر چلاتا ہے جس سے قاری کو مسائل از بر کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ مثلاً کتاب اللعان کی ابتداء میں یوں رقم طراز ہیں۔

"الكلام في اللعان يقع في مواضع: في بيان صورة اللعان وكيفيته، وفي بيان صفة اللعان، وفي بيان سبب وجوبه، وفي بيان شرائط الوجوب والجواز، وفي بيان ما يظهر به سبب الوجوب عند القاضي، وفي بيان معنى اللعان وماهيته شرعا، وفي بيان حكم اللعان، وفي بيان ما يسقط اللعان بعد وجوبه، وفي بيان حكمه إذا سقط أو لم يجب أصلا مع وجود القذف."[15]

امام کاسانیؒ کے منہج واسلوب کا ایک خاص طرز یہ بھی ہے کہ بعض اوقات عنوان کو ٹکڑے کر کے ہر حصہ کے الگ الگ انضباطی تقسیم کے درپے ہوتا ہے جس سے مخاطب کو مزید آسانی ہو جاتی ہے جیسا کہ کتاب النفقۃ میں اول نفقات کی تقسیم کرتا ہے، بعد میں ہر ایک کی الگ الگ امور کو بیان کر کے تفصیل سے ذکر کر دیتا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

"النفقة أنواع أربعة: نفقة الزوجات، ونفقة الأقارب، ونفقة الرقيق، ونفقة البهائم والجمادات أما نفقة الزوجات فالكلام فيها يقع في مواضع: فی بیان وجوبها وفي بيان سبب الوجوب، وفي بيان شرائط الوجوب، وفي بيان مقدار الواجب منها، وفي بيان كيفية وجوبها وبيان سبب الوجوب، وفي بيان ما يسقطها بعد وجوبها وصيرورتها دينا في الذمة."[16]

امام کاسانیؒ کے کتاب کا ایک خاص وصف یہ بھی ہے کہ آپؒ فقہی مسائل میں اختلاف ذکر کرنے کے لئے ایک خاص طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ جہاں کہیں مسئلہ مختلف فیہا ذکر کرتا ہے تو سب سے پہلے احناف فقہاء کا مؤقف ذکر کرتا ہے۔ بعد میں فریقِ مخالف کے مؤقف کا احاطہ بمعہ دلائل کے کرتا ہے۔ اس کے بعد فقہائے احناف کے دلائل قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس سے ذکر کرتا ہے اور اصول وقواعد سے احناف فقہاء کے مؤقف کو تقویت بخشتا ہے۔ اس کے ذکر کے بعد امام کاسانیؒ فریقِ مخالف کے ہر ہر دلیل کو لے کر اُس کا تسلی بخش جواب دیتا ہے۔ بعض اوقات مخالف کے ایک دلیل کے کئی جوابات سے تعرض نہیں بھرتا۔ جہاں کہیں کسی مسئلے میں دوسری جانب سے یا اُس بحث سے خارج کسی اور جگہ سے اس کے اپنے مؤقف پر اعتراض یا سوال وارد ہوتا ہے، امام کاسانیؒ اُس کو از خود پیش کرتا ہے اور اُس کا مسکت جواب دیتا ہے۔

نیز امام کاسانیؒ فقہاء کے اختلاف کو ذکر کرنے سے پہلے اس مسئلہ مختلف فیہ میں صحابہ کرام کے آپس کے اختلاف کو بھی ذکر کرتے ہیں جہاں کہیں اُن کا آپس میں اختلاف مذکور ہو۔ جیسا کہ لبن الفحل کے باعث حرمت ہونے یا نہ ہونے کے مسئلہ کے بارے میں صحابہ کرام کے آپسی اختلاف کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

"وأما الحرمة في جانب زوج المرضعة التي نزل لها منه لبن فثبتت عند عامة العلماء وعامة الصحابة رضي الله عنهم وروي عن رافع بن خديج رضي الله عنه أنه قال:لا تثبت."[17]

امام کاسانیؒ کے منہج واسلوب میں ذکر شدہ بعض اصطلاحات:

- امام کاسانیؒ بدائع الصنائع میں جگہ جگہ کچھ اصطلاحات کا ذکر کرتے ہیں جس سے اس کے منہج واسلوب میں مزید نکھار پیدا ہو جاتی ہے۔ ان اصطلاحات کا ذکر کرنا ضروری ہے۔
- علامہ کاسانیؒ مسائل ذکر کرنے کے بعد فقہاء ومشائخ کے آراء کا ذکر کرتے ہیں تو جابجا من مشايخنا،مشائخنا بما وراء النهر، مشائخ بلخ،مشائخ العراق وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں جس سے اُن کا مقصد مذکورہ علاقوں کے اُن علماء کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے جو اپنے فن میں شیخ کے درجے ومقام تک پہنچا ہو۔ بعض علماء کی نظر میں مشائخ سے وہ فقہاء مراد ہیں جن کی ملاقات امام اعظمؒ سے نہیں ہوئی۔
- امام کاسانیؒ کا یہ طریقہ بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سابقہ یا آئندہ مباحث کی طرف توجہ دلانے کے لئے یا اس مسئلے کو سابقہ یا آئندہ مبحث سے جوڑنے کے لئے "مضت في كتاب الزكاة" وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔
- اسی طرح کسی سابقہ آیت کی طرف توجہ دلانے کے لئے فرماتے ہیں "بماتلونا"
- کسی سابقہ روایت کی طرف ملتفت کرانے کی غرض سے "بماروينا" کے الفاظ کا ذکر کرتے ہیں۔

cc BY

- اسی طرح عقلی وفکری استدلال کے لئے کاسانیؒ "لماقلنا،في ماذكرنا، لمابينا" وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔اِس جیسے طرزِ عمل سے کاسانیؒ کا مقصد اختصار ہوتا ہے نیز قاری کی توجہ مشار الیہ مسئلے کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے تاکہ جوڑ اور مناسبت پیدا ہو سکے۔
- علامہ کاسانیؒ بعض مواقع پر "الفقه فيه" کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے عقلی وفکری استدلال کی طرف اشارہ ملحوظِ خاطر ہوتا ہے۔
- امام کاسانیؒ کی منہج میں سے ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ آپؒ کبھی بحث کے اختتام پر "واللہ اعلم" کا جملہ لکھتے ہوئے نظر آتے ہیں جس سے آپؒ کا مقصودِ نظر روایت یا مسئلہ کی عدمِ تقویت یا ضعف ہوتا ہے۔
- اسی طرح آپؒ کبھی موقع بر محل "قیل" کا لفظ بھی لاتے ہیں۔
- امام کاسانیؒ کی ایک خاص اسلوب یہ بھی ہے کہ آپؒ کسی مشکل اور دقیق مسئلے سے وقتِ فراغ کو "واللہ الموفق" کا کلمہ لاتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی مدد و استعانت مقصود ہوتی ہے۔

قواعد وضوابط میں علامہ کاسانیؒ کا منہج واسلوب:

علامہ کاسانیؒ نے اپنی اس کتاب میں قرآن وحدیث، اجماع و قیاس کے علاوہ اصول و قواعد فقہ پر مسائل کی بناء کی ہے، بلکہ کبھی آپؒ نے قواعد واصول کو بطور دلیل کے ذکر کیا ہے اور ان سے دیگر مسائل کی تخریج کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اصول و قواعد کا وافر ذخیرہ اس کتاب میں موجود ہے۔امام کاسانیؒ کا منہج اصول کے حوالے سے یوں ہے۔

1۔امام کاسانیؒ کی یہ کتاب فقہی اصول کے ایک بڑے ذخیرہ کا جامع ہے خود آپؒ اپنی کتاب کے مقدمے میں اصول و قواعد کے مقصد اور اہمیت کو یوں ذکر کرتے ہیں: "کہ مقاصد فن کو فہمِ مخاطب کے زیادہ قریب ہونے چاہئے اور مسائلِ فن کی تخریج اصول و قواعد کی روشنی میں کی جائے تاکہ مسائل ضبط اور حفظ کرنے میں آسان ہو۔"[18]

2۔درج بالا مقصد کے پیشِ نظر امام کاسانیؒ تقریباً ہر مسئلے کو اصل و قاعدے پر منضبط کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ امام کاسانیؒ مسائل کے ذکر کرنے میں جتنے پیش نظر آتے ہیں اتنے اصول و قواعد کے ذکر کرنے میں بھی مستعد ہی نظر آتے ہیں۔

3۔ قاعدہ وضابطہ کے متعلق دو قسم کے نظریئے اصولیین کے ہاں پائے جاتے ہیں بعض کے ہاں قاعدہ وضابطہ میں فرق ہے۔ قاعدہ وہ ہے جو ہر باب میں جاری ہوتا ہے اور ضابطہ وہ ہے جو مخصوص باب میں جاری ہوتا ہے اور اس مخصوص باب کے علاوہ کہیں اور جاری نہیں ہوتا۔بعض اصولیین کے ہاں قاعدہ وضابطہ میں کوئی فرق نہیں بلکہ دونوں مترادف ہیں۔ امام کاسانیؒ کے منظورِ نظر یہ دوسرا مؤقف ہے۔یعنی امام صاحبؒ قاعدہ وضابطہ میں فرق نہیں کرتے۔

4۔امام کاسانیؒ قاعدہ وضابطہ پر لفظِ اصل ہی کا اطلاق کرتے ہیں۔

5۔علامہ کاسانیؒ فقہاءِ احناف کے علاوہ دیگر مذاہب کے فقہاء کے اصول و قواعد کا بھی جگہ جگہ احاطہ کرتا ہے۔

6۔علامہ کاسانیؒ ایک ہی قاعدہ وضابطہ مختلف مقامات میں مختلف تعبیرات کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔

7۔علامہ کاسانیؒ کبھی قاعدہ بطورِ تعلیل کے، کبھی فریقِ مخالف کے اعتراض کو رد کرنے کے واسطے، کبھی اپنے مؤقف کے اثبات کے واسطے تو کبھی مخالف فریق کے مؤقف پر نکیر کرنے کے واسطے ذکر کرتا ہے۔

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع کی کتاب الاَیمان میں امام کاسانیؒ کا طرزِ استدلال و منہج فقہی

"بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع" کے "کتاب الاَیمان "میں امام کاسانیؒ نے قسم (یمین) کے احکام، انواع، ارکان، شرائط، کفارات، نیت کے اثرات، اور فقہی اختلافات پر نہایت منظم انداز میں بحث کی ہے۔ان کا طرزِ استدلال فقہِ حنفی کے اصولِ اجتہاد، قرآن و سنت کی دلالت، عرف و نیت، اور قیاس و تعلیل کے بھرپور امتزاج پر مبنی ہے۔

1. قرآنی آیات کی بنیاد پر استدلال

امام کاسانیؒ نے کتاب الاَیمان میں جگہ جگہ قرآنی آیت کی بنیاد پر مسائل کا استخراج کیا ہے مثلاً فرماتے ہیں کہ یمین یعنی قسم کے معنی میں شدت اور قوت ہوتا ہے اور اس بات پر دلیل قرآن کی آیت سے پیش کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں" وكذا مأخذ الاسم دليل عليه، لأنها أخذت من القوة، قال الله تعالى {لأخذنا منه باليمين} [الحاقة: 45] أي بالقوة "[19]

اسی طرح یمین کے دو اقسام کو بیان کرنے کے لئے درج ذیل آیت سے استدلال کی ہے۔

"لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ"[20]

تشریح:

یہاں امام کاسانیؒ نے قرآن سے" یمین "کی دو قسموں — لغو اور منعقدہ — کا استدلال لیا، اور پھر فقہی طور پر ان کی تقسیم بیان کی۔یہ ان کا منہج ہے کہ وہ آیت سے فقہی قاعدہ اخذ کرتے ہیں، پھر اس پر تفصیلی تطبیق کرتے ہیں۔

2:لغوی و شرعی تعریف کا تقابلی استدلال

OPEN ACCESS
CC BY

کاسانیؒ لغوی معنی اور شرعی معنی کے فرق کو بطور دلیل استعمال کرتے ہیں: چنانچہ فرماتے ہیں" وجه قول هؤلاء أن اللغو هو الإثم في اللغة قال الله تعالى {وإذا سمعوا اللغو أعرضوا عنه} [القصص: 55] أي كلاما فيه إثم "[21]

اسی طرح آگے فرماتے ہیں" لأن اللغو في اللغة اسم للشيء الذي لا حقيقة له.قال الله تعالى {لا يسمعون فيها لغوا ولا تأثيما} [الواقعة: 25] أي باطلا"[22]

یہاں وہ لسانی تحلیل (lexical analysis) اور شرعی تخصیص (legal definition) کو ملا کر فقہی اصطلاح کی بنیاد رکھتے ہیں — یعنی وہ محض نقلی دلائل نہیں بلکہ معنوی و فقہی استنباط کرتے ہیں۔

3. سنت سے استدلال اور تطبیق

امام کاسانیؒ قرآنی آیات کے ساتھ ساتھ احادیث نبویہ ﷺ کو بھی اکثر و بیشتر پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ کتاب الایمان کے شروع میں ہی ایک مسئلہ کے ذیل میں حدیث مبارکہ کو ذکر کرتے ہیں" ولنا ما روي عن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أنه قال من حلف بطلاق أو عتاق واستثنى فلا حنث عليه" [23]

اسی طرح احادیث سے استدلال میں امام کاسانیؒ کا منہج یہ ہے کہ وہ حدیث کو محض روایت کے طور پر نہیں لاتے، بلکہ قواعدِ فقہیہ کے ساتھ اس کی تطبیق کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں" والحديث المعروف وهو ما روي عن النبي - صلى الله عليه وسلم - أنه قال «من حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها فليأت الذي هو خير وليكفر عن يمينه»"[24]

کاسانیؒ کی تطبیق:

وہ فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ یمینِ منعقدہ کا توڑنا مکروہ نہیں، بلکہ اگر کسی نیکی کے حصول کے لیے توڑی جائے تو مستحب ہے — پھر اسے قاعدہ استحباب کے تحت لاتے ہیں۔

یہ ان کے فقہی مقاصد کے ساتھ نصوص کی تطبیق کا نمونہ ہے۔

4. نیت(النیۃ) کو بنیادِ استدلال بنانا

کاسانیؒ کا ایک خاص منہج یہ ہے کہ وہ" نیت "کو یمین کے انعقاد اور اثر کے تعین میں اصل قرار دیتے ہیں۔
"ولو نوى به الجزاء يصدق فيما بينه وبين الله تعالى لأنه نوى ما يحتمله كلامه، ولا يصدق في القضاء لأنه أراد به التخفيف على نفسه فكان متهما"[25]

اصولِ فقہ کا استعمال:

یہاں وہ اصولِ فقہ کا قاعدہ استعمال کرتے ہیں:

"الأمور بمقاصدها" یعنی معاملات کا دارومدار نیت پر ہے۔

یہ منہج فقہی تعلیل (legal reasoning by cause) کی واضح مثال ہے۔

5. قیاس و علّت کا استعمال

جب کسی مسئلے میں نص موجود نہ ہو یا نص تو موجود ہو لیکن مزید تو کید کے لئے دیگر فقہاء کے منہج کی طرح امام کاسانیؒ علت (effective cause) کی بنیاد پر قیاس کرتے ہیں۔

مثلاً: کفّارۂ یمین کے متعلق وہ فرماتے ہیں:
"ولو قال والله والله لا أفعل كذا ذكر محمد أن القياس أن يكون عليه كفارتان ولكني أستحسن فأجعل عليه كفارة واحدة وهذا كله في الاسم المتفق"[26]

یہاں امام محمدؒ کے قول کے مطابق حانث پر دو کفارے آتے ہیں تاہم کاسانیؒ وجہ علت و قیاس بیان کر کے فرماتے ہیں کہ امام محمدؒ بطور استحسان یہاں حانث پر ایک ہی کفارہ واجب کر دیتا ہے۔ یہ منہج القیاس بالعلۃ والاستحسان کا نمونہ ہے۔ یہاں ان کا منہج دو پہلوؤں پر ہے:

1. تحلیلِ لغوی" : یمین "کی لغوی حقیقت۔

2. تحلیلِ اصولی : مجاز پر حکم کے ثبوت کے لیے نیت کا لزوم۔

اس سے واضح ہے کہ وہ فقہی ترجیح کو محض روایت پر نہیں بلکہ اصولی استدلال پر قائم کرتے ہیں۔

6. فقہی اقوال کا تقابلی منہج

امام کاسانیؒ فقہاءِ احناف کے مابین اختلافات کو نقل کر کے دلائل کی بنیاد پر ترجیح دیتے ہیں۔

مثلاً ایک مسئلہ مختلف فیہا کے ذیل میں فرماتے ہیں"وأما كونه متصور الوجود عادة فهل هو شرط انعقاد اليمين؟
قال أصحابنا الثلاثة: ليس بشرط فينعقد على ما يستحيل وجوده عادة بعد أن كان لا يستحيل وجوده حقيقة.

OPEN ACCESS

وقال زفر: هو شرط لا تنعقد اليمين بدونه وبيان هذه الجملة إذا قال: والله لأشربن الماء الذي في هذا الكوز فإذا لا ماء فيه لم تنعقد اليمين في قول أبي حنيفة ومحمد وزفر لعدم شرط الانعقاد وهو تصور شرب الماء الذي حلف عليه وعند أبي يوسف تنعقد لوجود الشرط وهو الإضافة إلى أمر في المستقبل "[27]

تشریح: اگر کسی نے قسم کھائی: والله لأشربن الماء الذي في هذا الكوز (بخدا میں وہ پانی ضرور پیوں گا جو اس کوزہ میں ہے) مگر جب دیکھا گیا تو کوزہ میں پانی نہیں تھا تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد □ کے نزدیک قسم منعقد نہیں ہوگی۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ قسم پوری کرنے کے لیے اٹھائی جاتی ہے اور یہاں قسم کا پورا کرنا حقیقی طور پر متصور الوجود نہیں ہے تو قسم کے انعقاد کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، لہٰذا قسم منعقد نہیں ہوگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک قسم منعقد ہوگی۔ ان کے نزدیک یہ امر مستقبل کی طرف اضافت ہے چاہے اب کوزہ میں پانی ہو یا نہ ہو۔

7.عرف (Custom) کو دلیل کے طور پر لینا

کاسانیؒ عرف کو فقہی استنباط میں شامل کرتے ہیں، خاص طور پر یمین کے الفاظ میں۔ چنانچہ یہ اصل ذکر کرتے ہیں۔ "مبنى الأيمان على العرف والعادة، لا على نفس إطلاق الاسم"[28] پھر اس پر تفریع ذکر کرتے ہیں۔" لأن مبنى الأيمان على العرف والعادة لا على نفس إطلاق الاسم.ألا ترى أن من حلف لا يأكل لحما فأكل سمكا لا يحنث وإن سماه الله تعالى لحما في كتابه الكريم بقوله - عز وجل - {لتأكلوا منه لحما طريا} [النحل: 14] لما لم يسم لحما في عرف الناس وعاداتهم كذا هذا، وقيل الجواب المذكور في مثل الدهليز في دهليز يكون خارج باب الدار لأنه لا يبات فيه فإن كان داخل البيت وتمكن فيه البيتوتة يحنث، والصحيح ما أطلق في الكتاب؛ لأن الدهليز لا يبات فيه عادة سواء كان خارج الباب أو داخله، ولو دخل صفة يحنث، كذا ذكر في الكتاب "[29]

امام ابو یوسفؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے قسم کھائی کہ وہ طعام نہیں کھائے گا، پھر اس سے حالت اضطرار میں مردار کھانا پڑا تو وہ حانث نہیں ہوگا؛ کیوں کہ مطلق کھانے کا لفظ مردار کو شامل نہیں ہوتا؛ کیوں کہ اسے عرفاً وعادتاً کھانا نہیں کہا جاتا؛ اس لیے کہ عادتاً مردار کو کھایا نہیں جاتا اور قسموں کے احکام کا مدار عوام الناس کے ہاں ان کے معانی پر ہوتا ہے۔[30]

(4) اگر کسی نے قسم کھائی: لا أركب حراما کہ وہ حرام پر سوار نہیں ہوگا تو امام ابو یوسف اور امام محمد □ کے نزدیک اس سے مراد "زنا" ہے؛ کیوں کہ حرامِ مطلق کو حرام لعینہ پر صورت پر محمول کیا جاتا ہے اور وہ زنا ہے۔ نیز اس لیے بھی کہ عرفاً اس سے زنا ہی مراد ہوتا ہے، لہٰذا اسے زنا پر محمول کیا جائے گا۔[31]

(5) اگر کسی نے قسم کھائی: لا يأكل لحما کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا، پھر اس نے مچھلی کھائی تو وہ حانث نہیں ہوگا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سمک یعنی مچھلی پر لحم کا اطلاق کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا﴾[32] حانث نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے عرف وعادت میں مچھلی کو لحم نہیں کہا جاتا اور ایمان کا دار و مدار عرف پر ہے۔[33]

(6) ایک آدمی نے قسم کھائی: والله لا أضع قدمي في هذه الدار (اللہ کی قسم میں اس گھر میں قدم نہیں رکھوں گا) پھر وہ اس گھر میں سوار ہو کر داخل ہوا تو حانث ہو جائے گا؛ کیوں کہ عرف میں وضع قدم سے دخول ہی مراد ہوتا ہے،[34] خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہو اور ایمان کا دار و مدار عرف پر ہی ہے۔

یہ قاعدہ العادة محكمة کے تحت استدلال ہے، جو ان کے اصولی منہج کی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے۔

8. منطقی ترتیب و استدلالی ساخت

کتاب الأیمان میں امام کاسانیؒ کی ترتیب ہمیشہ ایک ہی اصول پر ہے:

1: تعریف(Definition)

2: اقسام(Classification)

3: دلائل قرآن وحدیث(Qur'an + Sunnah)

4: اجماع، قیاس و علت

5: اختلاف فقہاء

6: ترجیح و نتیجہ

یہ منہج منطقی وفقہی ترتیب (Systematic Juridical Order) کی اعلیٰ مثال ہے۔

7: مناقشہ و ردّ مخالف اقوال

کاسانیؒ مخالف اقوال) خصوصاً شوافع (نقل کر کے ادب و استدلال کے ساتھ ردّ کرتے ہیں۔

یہاں ان کا ردّ صرف فقہی نہیں بلکہ تعلیلی و مقاصدی ہے — یعنی وہ دلیل کو مقصدِ شریعت کے ساتھ جوڑ کر ترجیح دیتے ہیں۔

CC BY

1) الأصل في إطلاق الاسم هو الحقيقة

ترجمہ: اگر کوئی اسم مطلق استعمال ہو تو اس سے اس کا حقیقی مفہوم ہی مراد ہوتا ہے۔

2) المجمل محمول على المفسر

ترجمہ: مجمل، مفسر پر محمول ہوتا ہے۔

3) القسم بغير الله تعالى لايجوز

ترجمہ: غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔

4) الباء حرف إلصاق

ترجمہ: حرف باء الصاق کے لیے آتا ہے۔

5) المعطوف غير المعطوف عليه

ترجمہ: معطوف، معطوف علیہ کا غیر ہوتا ہے۔

6) معانی كلام الناس عليه (على العرف).

ترجمہ: لوگوں کے کلام کا مفہوم و معنی عرف پر مبنی ہوتا ہے۔

7) بدل العبادة يكون عبادة

ترجمہ: عبادت کا بدل و خلیفہ بھی عبادت ہوتا ہے۔

8) اليمين تنعقد للبر

ترجمہ: قسم پورا کرنے کے لیے اٹھائی جاتی ہے۔

9) المستحيل عادةً يلحق بالمستحيل حقيقةً

ترجمہ: جو چیز عادۃً مستحیل و محال ہو تو وہ حقیقتاً بھی محال ہوتی ہے۔

10) وما رآه المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن[35]

ترجمہ: جس بات کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالی کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے۔

11) الفاء تقتضي التعقيب

ترجمہ: فاء تعقیب کا تقاضا کرتی ہے۔

12) الحكم إنما يضاف إلى سببه هو الأصل

ترجمہ: اصل یہی ہے کہ حکم اپنے سبب کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

13) الإضافة تدل على السببية في الأصل

ترجمہ: اضافت دراصل سبب ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

14) اليمين على نية الحالف إذا كان مظلوما، وإن كان ظالما فعلى نية المستحلف

ترجمہ: اگر حالف (قسم کھانے والا) مظلوم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر وہ ظالم ہو تو مستحلف (قسم لینے والے) کی نیت معتبر ہوگی۔

15) «في» كلمة ظرف

ترجمہ: «في» کلمۂ ظرف ہے۔

16) من أشياء مختلفة لا ينطلق عليه الاسم بوجود بعضها

ترجمہ: جو شیء مختلف اشیاء سے مرکب ہو تو اس کے بعض اجزاء کے پائے جانے سے اس پر اس کا نام نہیں بولا جاسکتا۔

17) المعلق بالشرط لا ينزل ما لم ينزل كمال شرطه

ترجمہ: جو شیء کسی شرط کے ساتھ معلق ہو تو اس کی جزاء اس وقت تک واقع نہیں ہوسکتی جب تک شرط کا وجود مکمل طور پر نہ پایا جائے۔

18) الشرط لايتعلق به حكم إلا بانضمام الجزاء إليه

ترجمہ: شرط کے ساتھ اس وقت تک کوئی حکم متعلق نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے ساتھ جزاء کو نہ ملایا جائے۔

19) للأكثر حكم الكل

ترجمہ: اکثر پر کل کا حکم لگتا ہے۔

CC BY

(20 الأقل يكون تبعا للأكثر

ترجمہ: اقل، اکثر کے تابع ہوتا ہے۔

(21 الإشارة كافية للتعريف

ترجمہ: تعریف کے لیے اشارہ کافی ہے۔

(22 الصفة في الحاضر غير معتبرة

ترجمہ: صفت حاضر میں غیر معتبر ہوتی ہے۔

(23 **نص القاعدة:** وهي (الصفة) في الحاضر لغو، وفي الغائب معتبر

ترجمہ: صفت حاضر میں لغو اور غائب میں قابل اعتبار ہوتی ہے۔

(24 مبنى الأيمان على العرف والعادة، لا على نفس إطلاق الاسم

ترجمہ: ایمان کا دار و مدار عرف اور عادت پر ہے، نہ کہ الفاظ کے نفس اطلاق پر۔

(25 مبنى الأيمان على العادة

ترجمہ: ایمان کا دار و مدار عرف اور عادت پر ہے.

(26 الواو للجمع المطلق

ترجمہ: واو مطلق جمع کے لیے ہے۔

(27 الواو لا تقتضي الترتيب

ترجمہ: واو ترتیب کا تقاضا نہیں کرتا۔

(28 الشرائع لاتثبت بدون البلوغ

ترجمہ: شرعی احکام ابلاغ (حکم پہنچانے) کے بغیر ثابت نہیں ہوتے۔

(29 الرضا بالشيء بدون العلم به لا يتصور

ترجمہ: کسی چیز پر رضامندی اس چیز کے علم کے بغیر متصور نہیں ہے۔

(30 ذكر الكل على إرادة البعض جائز

ترجمہ: کل کا ذکر کرنا بعض کے ارادے و نیت کے ساتھ جائز ہے۔

(31 أقل الجمع الصحيح ثلاثة

ترجمہ: جمع صحیح کے کم از کم افراد تین ہوتے ہیں۔

(32 الاسم للغالب في العرف، والمغلوب في حكم المستهلك

ترجمہ: عرفی طور پر نام اسی (عنصر) کا ہوتا ہے جو غالب ہو، جب کہ مغلوب معدوم کے حکم میں ہوتا ہے۔

النادر ملحق بالعدم

ترجمہ: شاذ و نادر معدوم ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔

(33 نص القاعدة: اليمين متى تعلقت بعين تبقى ببقاء العين، وتزول بزوالها

ترجمہ: یمین اگر کسی عین (خاص شیء) کے ساتھ متعلق ہو تو جب تک اس شیء پر اس کا نام باقی ہے قسم بھی باقی رہے گی اور نام کے ختم ہو جانے سے قسم بھی ختم ہو جائے گی
.200

(34 نص القاعدة: اليمين إذا تعلقت بعين اعتبر فيها وجود الاسم ولا تعتبر فيها الصفة المعتادة

ترجمہ: یمین اگر کسی عین کے ساتھ متعلق ہو جائے تو اس میں اس کے نام کا اعتبار کیا جاتا ہے، نہ کہ اس کے بارے میں عادی وصف اور طریقے کا۔

(35 نص القاعدة: مطلق الكلام يحمل على المتعارف

ترجمہ: مطلق کلام کو متعارف معانی پر محمول کیا جاتا ہے

(36 نص القاعدة: مطلق اللفظ يصرف إلى المتعارف عند أهل اللسان

ترجمہ: اہل لسان کے نزدیک مطلق لفظ، متعارف کی طرف پھیرا جاتا ہے۔

(37 نص القاعدة: المقتضى لا عموم له

ترجمہ: جو شیء اقتضائے عبارت سے ثابت ہو اس میں تعمیم کا امکان نہیں ہوتا۔

(38 نص القاعدة:من لابتداء الغاية

CC BY

ترجمہ: حرف من ابتداءِ غایت کے لیے ہے۔

39) نص القاعدة: اليمين المؤقتة يتعلق بانعقادها بآخر الوقت

ترجمہ: ایسی قسم جو کسی خاص وقت کے ساتھ معلق ہو تو اس کے منعقد ہونے کا تعلق آخری وقت کے ساتھ ہوتا ہے۔

40) نص القاعدة: الإشارة أبلغ في التعريف

ترجمہ: اشارہ میں تعریف کا پہلو زیادہ پایا جاتا ہے۔

41) نص القاعدة: تصرف العاقل واجب الاعتبار ما أمكن

ترجمہ: عاقل شخص کا کلام حتی الامکان واجب الاعتبار ہوتا ہے۔

42) نص القاعدة: المعلق بالشرط يصير كالمتكلم به عند الشرط

ترجمہ: جو شیء شرط کے ساتھ معلق ہو تو شرط کے پائے جانے کے وقت وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے اسے ابھی اپنی زبان سے بولا ہو۔

امام کاسانیؒ کی کتاب الایمان کے ایک اصل پر متفرعہ تفریعات کی ایک نظیر:

الاصل: القسم بغير الله تعالى لايجوز[36]

ترجمہ: غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔

تشریح:

عام طور پر قسم کھاتے ہوئے مقسم بہ (جس کی قسم کھائی جاتی ہے) کی عظمت وہیبت دل ودماغ پر چھائی ہوئی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی قسم جس میں مقسم بہ کی تعظیم وتقدیس ہو، اللہ تعالی کی ذات ہی کے ساتھ جچتی ہے اور وہی ذات اسی لائق ہے کہ اسی کی قسم کھائی جائے، خواہ یہ قسم اس کے اسماء میں سے کسی نام کے ساتھ کھائی جائے، یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کے ساتھ۔ اللہ تعالی کا غیر (خواہ وہ اللہ تعالی کی کوئی برگزیدہ ہستی کیوں نہ ہو) اس لائق نہیں ہے کہ ان کی اس گونہ تعظیم کی جائے کہ ان کی قسم کھائی جائے۔ اس لیے غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔

رہی یہ بات کہ قرآن مجید میں متعدد مقامات میں غیر اللہ کی قسم کھائی گئی ہے، تو اس کا ایک جواب یہ ہے کہ چوں کہ اہل عرب ان چیزوں کو اپنے گمان کے مطابق بڑا سمجھتے تھے، اسی لیے اللہ تعالی نے انہی چیزوں کی قسم کھائی ہے جن کو وہ اپنے گمان وخیال میں بڑا سمجھتے تھے۔ ایک دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانے سے اس لیے منع کیا گیا ہے تاکہ دل میں غیر اللہ کی ایسی عظمت ووقعت نہ بیٹھے جس کی مستحق صرف اللہ تعالی کی ذات ہی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ چیز انسانوں کے حق میں تو پائی جاتی ہے، لیکن اللہ تعالی کے حق میں نہیں پائی جاسکتی؛ کیوں کہ وہ سب سے بڑے ہیں۔ لہٰذا وہ کبھی اپنی ذات کی قسم کھاتے ہیں اور کبھی اپنے مصنوعات ومخلوقات میں سے کسی مصنوع کی۔[37]

ادلۃ القاعدۃ:

امام کاسانیؒ نے جو اصل ذکر کی ہے یعنی "**القسم بغير الله تعالى لايجوز**"[38] اس کے ممکنہ دلائل درج ذیل احادیث مبارکہ ہیں۔

1۔ «من كان حالفا فليحلف بالله أو ليصمت»[39]

2۔ «من حلف بغير الله فقد أشرك»[40]

3۔ «لا تحلفوا بآبائكم، فمن كان حالفا فليحلف بالله»[41]

ان احادیث مبارکہ میں اس بات کی تصریح ہے کہ قسم کھانے والے کے لیے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے نام یا اس کے کسی صفت کے ذریعے قسم کھائے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے غیر کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔

تفریعات:

امام کاسانیؒ نے اپنے ذکر کردہ اصل پر درج ذیل پانچ تفریعات ذکر کئے ہیں۔

پہلی تفریع:

متن التفریع:" ولو قال وربي ورب العرش أو رب العالمين كان حالفا لأن هذا من الأسماء الخاصة بالله تعالى لا يطلق على غيره. "[42]

(1) اگر کسی نے یوں کہا: وربي، ورب العرش، ورب العالمين (میرے رب، عرش کے رب، رب العالمین کی قسم) تو وہ حالف ہو جائے گا؛ کیوں کہ یہ ایسے اسماء ہیں جو اللہ تعالی کی ذات کے ساتھ خاص ہیں اور غیر اللہ کے لیے استعمال نہیں
ہوتے، اور قسم اللہ تعالی کے نام یا اللہ تعالی کی کسی صفت کے ساتھ کھائی جاتی ہے۔[43]

دوسری تفریع:

متن التفریع: " ولو قال ورحمة الله أو غضبه أو سخطه لا يكون هذا يمينا لأنه يراد بهذه الصفات آثارها عادة لا نفسها فالرحمة يراد بها الجنة قال الله تعالى {ففي رحمة الله هم فيها خالدون} [آل عمران: 107] والغضب والسخط يراد به أثر الغضب والسخط عادة وهو العذاب والعقوبة لا نفس الصفة فلا يصير به حالفا إلا إذا نوى به الصفة."[44]

اگر کسی نے یوں کہا: ورحمة الله أو غضبه أو سخطه (اللہ تعالی کی رحمت یا اس کے غصے یا اس کی ناراضگی کی قسم) تو یہ قسم نہ ہوگی؛ کیوں کہ ان صفات سے خود صفت مراد نہیں ہوتی، بلکہ ان کے آثار و نتائج مراد ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالی کی رحمت سے مراد جنت ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: ﴿فَفِيْ رَحْمَةِ اللهِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾[45] اسی طرح لفظ غضب اور سخط سے عام طور پر اللہ تعالی کی صفت غضب یا سخط مراد نہیں ہوتی، بلکہ ان کے اثرات یعنی عقوبت اور سزا مراد ہوتی ہے۔ لہٰذا ان الفاظ سے وہ عادتاً حالف نہیں ہوگا، الا یہ کہ اس کی مراد ان الفاظ سے صفاتِ الٰہی ہوں تو یہ قسم سمجھی جائے گی۔[46]

تیسری تفریع:

اگر کسی نے بیت اللہ کی، حضرات انبیائے کرام علیہم السلام میں کسی کے نام کی، کرسی کی، عرش کی، طور کی، مقام ابراہیم کی، صفا مروہ کی، مکہ مکرمہ کی، ماء زمزم کی قسم کھائی تو جمہور فقہائے کرام کے نزدیک یہ قسم منعقد نہیں ہوگی؛ کیوں کہ یہ تمام چیزیں غیر اللہ میں سے شمار ہوتی ہیں اور غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔[47]

چوتھی تفریع:

بشر المریسی[48] سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے والرحمن (رحمٰن کی قسم) کہا تو اگر لفظ الرحمن سے اس کی مراد اللہ تعالی کی ذات ہو تو وہ حالف سمجھا جائے گا اور اگر اس کی نیت سورۃ رحمٰن کی ہو تو وہ حالف نہ ہوگا اور یوں سمجھا جائے گا گویا اس نے قرآن حکیم کی قسم کھائی ہے۔[49]

پانچویں تفریع:

اگر کسی نے اپنی قسم میں مقسم بہ (جس کے نام کی قسم کھائی گئی ہو) کا اظہار نہ کیا ہو، مثلاً یوں کہا: أقسم أو أحلف أو أشهد أو أعزم (میں قسم کھاتا ہوں، میں حلف اٹھاتا ہوں، میں گواہ بناتا ہوں، میں قسم کھاتا ہوں) تو اس صورت میں ہمارے تینوں ائمہ کے نزدیک وہ قسم کھانے والا شمار ہوگا؛ کیوں کہ قسم، مقسم بہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتی اور مقسم بہ اللہ تعالی کی ذات کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتا؛ کیوں غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں ہے، لہٰذا قسم کے ان الفاظ سے اس محذوف لفظ کا از خود اظہار ہو جاتا ہے جس کے بغیر قسم اٹھانا درست ہی نہیں ہے۔[50]

تجزیاتی نتیجہ (Analytical Conclusion)

1)۔ کاسانیؒ نے فقہی اصول کو صرف نظری طور پر نہیں، بلکہ عملی مسائل میں تطبیق کے ساتھ استعمال کیا۔

2)۔ ان کے ہاں نیت، الفاظ، اور ارادہ کے توازن پر مبنی ایک واضح نظریہ موجود ہے۔

3)۔ امام کاسانیؒ کی کتاب الایمان "فقہی ضوابط کے اعتبار سے فقہِ حنفی کی اصولی اساس کو مجسم صورت میں بمع فروعات و تشریحات پیش کرتی ہے۔

خلاصہ:

کتاب الأیمان امام کاسانیؒ کے فقہی نظام فکر کا بہترین مظہر ہے۔ امام کاسانیؒ کی کتاب الایمان میں بیسیوں فقہی اصول وضوابط موجود ہیں جس کے تحت امام کاسانیؒ نے کئی دلائل کے تحت مختلف تفریعات کا احاطہ و نقشہ پیش کیا ہے۔ اس میں فقہی اصولیات اور ان کی عملی تطبیقات اس انداز سے بیان ہوئی ہیں کہ قاری کو فقہ کے نظری و عملی دونوں پہلوؤں کی گہرائی کا شعور حاصل ہوتا ہے۔ یہ کتاب الأیمان دراصل فقہی اصول و فروع اور اُن تفریعات کے باہمی ربط کا مظہر ہے اور فقہِ حنفی کی منہجِ استنباط کا ایک زندہ نمونہ پیش کرتا ہے۔

حوالہ جات

[1] بغدادی، اسماعیل پاشا، ہدیۃ العارفین اسماء المؤلفین وآثار المصنفین، طباعت سوم (ترکی: مکتبہ اسلامیہ، 1387ھ)، ج 1، ص 125

[2] جہلمی، فقیر محمد، حدائق الحنفیہ، (کراچی: مکتبہ ربیعہ، سنن)، ص 256

[3] کاسان کو کاشان اور قاسان وغیرہ کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ترکستان کے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ جس میں بہت سی بستیاں اور ایک مضبوط قلعہ بھی ہے۔ جغرافیائی اور لوگوں کے منزلت کے لحاظ سے ایک خوبصورت اور متمدن شہر تھا لیکن ترکوں کے اقتدار و تسلط میں تغیرات کی وجہ سے خستہ حال ہو چکا ہے۔ یہ مشہور علماء جیسے ابو نصر احمد بن سلیمان کاسانیؒ اور قاضی عطاء بن احمد کاسانیؒ کا مسکن رہا ہے۔۔۔ أبو سعد عبد الكريم بن محمد بن منصور التميمي السمعاني المروزي، (م: 562ھ)، الانساب، الطبعة الاولى (حیدر آباد: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، 1382ھ)، 11: ص 19

OPEN ACCESS

4 اس سے وہ علاقے مراد ہیں جو نہر جیحون خراسان کے اس پار واقع ہیں۔ جس کو بلاد ھیاطلۃ کہا جاتا تھا۔ اسلامی سلطنت میں شامل ہونے پر ماوراءالنہر کہلایا گیا۔ اس میں پانچ صوبے شامل ہیں۔ ایک :صوبہ صغد(بخاریٰ و سمرقند)، دوم: صوبہ خوارزم (صوبہ خیوہ)، سوم: صوبہ صغانیان، چہارم: صوبہ ختل، پنجم: صوبہ شاش (تاشقند)، موجودہ جغرافیائی لحاظ سے وسطی ایشیاء کے آزاد ممالک (تاجکستان، ازبکستان، ترکمانستان، کرغیزستان اور قازقستان) پر ماوراءالنہر کا اطلاق کیا جاتا ہے۔۔ شھاب الدین أبو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الرومی الحموی (م:656ھ)، معجم البلدان، الطبعۃ الثانیۃ (بیروت: دار صادر، 1995ء)،05: 45

5 بخاریٰ ماوراءالنہر کے بڑے اور اجل شہروں میں سے ایک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدیم شہروں میں سے ایک ہے اور اس میں کثرت سے پھلوں کے باغات ہیں۔ یہ مملکتِ سامانیۃ کا صدر مقام ہے۔ مشہور محدث امام بخاریؒ اور علامہ زمخشری کا مسکن رہا ہے۔ موجودہ جغرافیائی لحاظ سے بخاریٰ مملکتِ ازبکستان کا حصہ ہے۔ یاقوت الحموی، معجم البلدان، 01: 353

6 آپ کا پورا نام محمد بن احمد بن ابي احمد سمرقندی ہے۔ فقہاءِ احناف کے کبار علماء میں سے ہیں۔ علاء الدین کے نام سے مشہور ہیں، کنیت ابو بکر ہیں۔ حلب میں رہے۔ آپؒ کے مشہور تصانیف میں سے تحفۃ الفقہاء اور الاصول ہیں۔ تاریخ وفات 450 ھ ہے۔ خیر الدین بن محمود بن محمد بن علي بن فارس الزرکلی الدمشقی (م: 1396ھ)، الاعلام للزرکلی، الطبعۃ الخامسۃ عشر، دار العلم للملایین، 2002ء، بذیل مادہ "السمرقندی"،05: 317)

7 آپ کا پورا نام فاطمہ بنت محمد بن احمد بن ابو احمد السمرقندیؒ ہے۔ تحفۃ الفقہاء کے مصنف کی بیٹی ہیں اور ابو بکر علاء الدین الکاسانیؒ کی زوجہ ہیں۔ اپنے باپ اور شوہر کے مثل فقاہت کی اپنی مثال آپ تھیں۔ فقاہت کی جلالت شان یہ تھی کہ اپنے باپ کے استفتاءات کے جوابات پر آپ کا دستخط ثبت ہوتا۔ نیز اپنے شوہر کاسانیؒ کی کمی بیشی کی اصلاح بھی فرماتی تھی۔ حلب میں وفات پائی۔ اور اپنے شوہر کے ہمراہ وہیں پر دفن ہیں۔ (عبدالقادر بن محمد بن نصر اللہ القرشي، أبو محمد، محيي الدين الحنفي (م: 775ھ)، الجواہر المضیۃ في طبقات الحنفیۃ، الطبعۃ (کراتشی: میر محمد کتب خانہ، سطن، 02: 278)

8 کتاب جواہر المضیۃ میں یوں مذکور ہے: وصنّف كتاب البدائع وهو شرح التحفة وعرضه على شيخه، فازداد فرحا به، وزوجه ابنته وجعل مهرها منه، ذلك فقال الفقهاء في عصره شرح تحفته وزوجه ابنته) ابو محمد محیی الدین الحنفی، الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ، 02: 244

9 اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ج17، ص15۔ ملاحظہ فرمائیں: جہلمی، فقیر محمد، حدائق الحنفیہ، ص235

10 الکاسانی، ابو بکر بن مسعود (المتوفی: 587ھ)، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج1، ص2

11 آپ کا پورا نام محمد بن محمد بن الحسین ابن الحدِّث عبد الکریم بن موسی بن عیسی بن مجاهد البزدوي النَّسَفِيّ ہے۔ ابوالیسر اور القاضی الصدر، صدر الاسلام اور شیخ الحنفیۃ کے ساتھ مشہور ہیں۔ المبسوط، اصول البزدوی اور تفسیر القرآن آپ کے تصانیف ہیں۔ دار جوزجانیۃ میں پڑھاتے تھے اور احادیث کی املاء کرواتے تھے۔ سمعانی نے آپ کا سنِ ولادت 421ھ لکھا ہے۔ احمد بن نصر بخاریؒ، ابو بکر صابونیؒ اور ابو رجاء محمد بن محمد الخرقی نے آپؒ کی شرفِ تلمذ حاصل کی ہے۔ تاریخ وفات 493ھ ہے۔ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (م: 748ھ)، تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاهير وَالأعلام، الطبعۃ الاولیٰ (دار الغرب الاسلامی، 2003ء)، 10: 746

12 آپ کا پورا نام أحمد بن محمد بن محمود بن سعید الغزنوي ہے۔ فقیہ تھے۔ تاج الحنفی کے ساتھ مشہور ہیں۔ مقام حلب میں مدرسہ نوریۃ جو کہ حلاویہ کے نام سے مشہور تھا، میں امام کاسانی کے زیرِ اثر رہے۔ روضۃ العلماء، مقدمۃ فی الفقہ، اصول الفقہ واصول الدین آپ کے تصانیف میں سے ہیں۔ حلب میں مقام ابراہیم خلیل میں مقابر الفقہاء میں مدفون ہیں۔ 593ھ کو وفات پائی۔ کمال الدین ابن العدیم، بغیۃ الطلب في تاریخ حلب، 03: 1029

13 ابو محمد محیی الدین الحنفی، الجواہر المضیۃ في طبقات الحنفیۃ، 02: 244

14 الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، مقدمۃ الکتاب، 01: 02

15 الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب اللعان، مقدمۃ الباب، 05: 25

16 الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب النفقۃ، مقدمۃ الباب، 05: 108

17 الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الرضاع، فصل فی المحرمات الرضاع، 05: 66

18 الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، مقدمۃ الکتاب، 01: 02

19 کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج03، ص02

20 کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج03، ص03

21 کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج03، ص04

22 کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج03، ص04

23 کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج03، ص02

CC BY

24 کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج03، ص17

25 کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج03، ص14

26 کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج03، ص10

27 کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج03، ص11

28 الکاسانی: بدائع الصنائع، 04: 86

29 الکاسانی: بدائع الصنائع، جلد03، ص38

30 الکاسانی: بدائع الصنائع، جلد03، ص38

31 الکاسانی: بدائع الصنائع، جلد03، ص38

32 النحل: ۰۲/ ۱۴

33 الکاسانی: بدائع الصنائع، جلد03، ص38

34 الکاسانی: بدائع الصنائع، جلد03، ص38

1

36 الکاسانی: بدائع الصنائع، 04: 13

37 السیوطی: الاتقان فی علوم القرآن، 04: 54

38 الکاسانی: بدائع الصنائع، 04: 13

39 البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاري الجعفي (المتوفی256ھ)، صحیح البخاري، (الطبعۃ الاولی: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، 07: 08

40 السجستانی: سنن اَبی داود، 03: 223

41 البخاری: صحیح البخاری، 11: 538

42 الکاسانی: بدائع الصنائع، 04: 15

43 الکاسانی: بدائع الصنائع، 04: 15

44 الکاسانی: بدائع الصنائع، 04: 15

45 آل عمران، 11: 107

46 الکاسانی: بدائع الصنائع، 04: 15

47 الکاسانی: بدائع الصنائع، 04: 15/ابو محمد موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ الحنبلی، (المتوفی: 620ھ)، المغنی لابن قدامۃ، (الطبعۃ الاولی: مکتبۃ القاہرۃ 1388ھ)، 09: 405

48 بشر بن غیاث بن عبدالرحمن المریسی (المتوفی218ھ) عالم، فاضل، فلسفی، متکلم، صاحب ورع وزہد تھے۔ کچھ عرصہ امام ابو حنیفہ I کی صحبت میں رہے، پھر امام ابو یوسف I کی خدمت میں رہ کر فقہ وحدیث کو حاصل کیا۔ تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ آپ مرجی تھے۔ چنانچہ فرقہ مرجیہ مریسیہ آپ ہی کی طرف منسوب ہے۔ خلق قرآن کے بھی قائل تھے۔

49 الکاسانی: بدائع الصنائع، 04: 13

50 الکاسانی: بدائع الصنائع، 04: 18، 19

CC BY